جُمُعہ

جناب چوہدری عبدالواحد گوندل صاحب - گوجرانوالہ

نماز کے لیے بھاگ کر آنے کی ممانعت | فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ یعنی دوڑو اللہ کے ذکر کی طرف سے مراد بھاگ کر جانا نہیں، بلکہ جمعہ کے لیے سرگرمی دکھانا مراد ہے۔ سعی سے جدوجہد، کوشش اہتمام اور دوڑ دھوپ مراد ہے۔ رسول اکرمؐ نے بھاگ کر نماز میں شامل ہونے سے منع کیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو اُس کی طرف سکون اور وقار کے ساتھ چل کر آؤ، بھاگتے ہوئے نہ آؤ۔

بخاری اور مسلم میں حضرت قتادہؓ کی روایت ہے کہ ہم حضورؐ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے کہ یکایک لوگوں کے بھاگنے کی آواز آئی۔ نماز ختم ہونے پر حضورؐ نے اُن لوگوں سے پوچھا کہ یہ آواز کیسی تھی؟ صحابہؓ نے جواب دیا کہ ہم نماز میں شامل ہونے کے لیے بھاگ کر آ رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو۔ نماز کے لیے پورے سکون سے آؤ، جتنی مل جائے اس کو امام کے ساتھ پڑھ لو جو چھوٹ جائے اُسے بعد میں مکمل کر لو۔ یہاں ایک دوسری قرأت بھی نقل کی گئی ہے۔ فامضوا الیٰ ذکر اللہ۔ اس کا مطلب چلنا اور اس کی طرف جانا ہے۔

خرید و فروخت ختم | وَذَرُوا الْبَیْعَ۔ اس نے خرید و فروخت بند کر دو[۱]۔

اذانِ جمعہ کے بعد خرید و فروخت حرام ہے۔ بلکہ نماز جمعہ کی تیاری کے علاوہ ہر قسم کی مصروفیت ختم کر دینی چاہیے۔ بیع جیسی حلال چیز کو حرام کر دیا گیا ہے۔ اس سے اذانِ جمعہ کے بعد کے وقت

---

[۱] مفہوم وسیع ہے کہ معاش اور دُنیوی معاملات ختم کر دو۔ (مدیر)

کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ جمعہ کی نماز فرض عین ہے۔ ظہر کے فرض اس کے لیے ساقط کر دینے سے بھی اس کے اہم تر فرض ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

ترکِ جمعہ پر وعیدیں حضورؐ نے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ کسی اور شخص کو اپنی جگہ نماز پڑھانے کے لیے کھڑا کر دوں اور جا کر ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں جو جمعہ کی نماز کے لیے نہیں آتے۔ (روایت ابن مسعودؓ بحوالہ مسند احمد)۔ رسول اکرمؐ نے جمعہ کے خطبہ میں فرمایا: لوگوں کو چاہیے کہ جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ ان لوگوں کے دلوں پر ٹھپہ لگا دے گا اور وہ غافل ہو جائیں گے۔ (روایت ابن عمرؓ و ابوہریرہؓ) اسی مضمون کی ایک روایت جابرؓ بن عبداللہ کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: جو شخص کسی حقیقی ضرورت اور عذر شرعی کے بغیر محض لاپروائی سے مسلسل تین جمعہ چھوڑ دیتا ہے اللہ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ ابوداؤد میں یوں ہے کہ اللہ اس کے دل کو منافق کا دل بنا دیتا ہے۔ ابن ماجہ میں جو روایت ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں "آج سے قیامت تک تم لوگوں پر جمعہ فرض کیا گیا ہے جو شخص اس کو معمولی چیز سمجھ کر یا اس کا حق نہ مان کر اس کو چھوڑ دے خدا اس کا حال درست نہ کرے، نہ اسے برکت دے، خوب سن لو، اس کی نماز، نماز نہیں۔ اس کا روزہ، روزہ نہیں۔ اس کا حج، حج نہیں۔ اس کی کوئی نیکی قابلِ قبول نہیں جب تک وہ توبہ نہ کرے، اللہ اس کو معاف کرنے والا ہے۔"

وجوبِ جمعہ اور اس سے استثنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جمعہ ہر اس شخص پر فرض ہے جو اس کی اذان سنے۔ (ابوداؤد) حضرت حفصہؓ کی روایت کے مطابق جمعہ کے لیے نکلنا ہر بالغ کے لیے واجب ہے۔ طارق بن شہاب کی روایت میں آپؐ کا ارشاد یوں ہے کہ جمعہ ہر مسلمان پر پڑھنا واجب ہے سوائے اندھے، غلام، عورت، بچے اور مریض کے۔ ایک روایت میں مسافر کو بھی مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ امام نسائی نے بروایت حضرتِ حفصہؓ بیان کیا ہے کہ بلا عذر ترکِ جمعہ پر وعید ہے۔

جمعہ کیسی بستی میں ہو سکتا ہے جمعہ کی نماز ہر مقام پر ہو جاتی ہے جہاں اتنے لوگ جمع ہو جائیں کہ جن سے جماعت ہو جائے۔ یعنی تین۔ بعض نے جمعہ کی فرضیت کے لیے کچھ اور شرائط بھی

عاید کی ہیں ۔ مثلاً معتد بہ نمازیوں کی حاضری (۴۰ افراد تک)[1] مصر جامع کا ہونا یعنی ایسا قصبہ جس میں بازار ہو اور حاکم مسلمان ہو وغیرہ ۔ لیکن کتاب و سنت سے ان چیزوں کا کوئی ثبوت نہیں ہے[2]۔

مزید مسائل جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے ضرورت ہو تو سفر کیا جا سکتا ہے البتہ بہتر یہ ہے کہ سفر جمعہ کے بعد شروع کیا جائے ۔

جمعہ کی نماز کے بعد آپ نے دو رکعت سنت اکثر پڑھی ہے ۔ حضرت عائشہؓ کی ایک روایت کے مطابق آپ گھر واپس آکر چار رکعت پڑھا کرتے تھے ۔ حضرت ابن عمرؓ کے مطابق بات یہ ہے کہ حضورؐ نمازِ جمعہ کے بعد مسجد میں کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے، جب گھر لوٹ جاتے تو دو رکعت پڑھتے تھے ۔ حضرت ابن عمرؓ جب مکہ میں ہوتے تو نماز جمعہ کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے، پھر چار رکعت پڑھتے لیکن جب مدینہ میں ہوتے تو نمازِ جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے ۔ جب اُن سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: "رسولؐ اللہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے"۔ امام مسلمؒ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ آپ نے چار رکعت کی تلقین کی تھی ۔ بہر حال دو رکعت نمازِ سنّت جمعہ کے بعد لازماً پڑھنی چاہیے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور منافقون اور کبھی سورہ اعلیٰ اور غاشیہ پڑھا کرتے تھے ۔ جمعہ کے دن نماز فجر میں الم سجدہ اور سورہ دہر پڑھنا سنّت ہے ۔

اگر جمعہ اور عیدین ایک ہی دن ہوں تو نماز جمعہ مستحب ہو جاتی ہے ۔ فرضیت جمعہ ساقط ہو گی[3]۔

نماز جمعہ کے لیے خاص تیاری جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا، خوشبو لگانا اگر میسّر ہو، سفید کپڑے پہننا یا جو اچھے کپڑے میسّر ہوں پہننا سنّت ہے ۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نماز جمعہ کے لیے جانے سے قبل ناخن ترشواتے اور لبوں کے بال چھوٹے کرواتے تھے (طبرانی اوسط) حضرت ابو درداؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو لوگ جمعہ کے روز عمامہ (پگڑی) باندھتے ہیں اُن پر اللہ تعالیٰ رحمت برساتے ہیں اور فرشتے اُن کے لیے رحمت کی دعائیں مانگتے ہیں ۔ (طبرانی کبیر) ۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اکرمؐ نے فرمایا جب آدمی اپنے گھر سے مسجد میں جانے کے لیے نکلتا ہے

---

[1] فقہ حنفی کے مطابق تین مقتدیوں کا ہونا نمازِ جمعہ کی شرط ہے ۔ [2] یہ دعویٰ محلِ نظر ہے

[3] جمہور کا مسلک یہ ہے کہ عید و جمعہ کی دونوں نمازیں پڑھی جائیں گی ۔ کوئی ساقط نہیں ہو گی ۔

تو اُس کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔

فضائلِ جمعہ ترمذی میں روایت ہے کہ جو شخص جمعہ کی رات سورہ حٰم الدخان پڑھے گا۔ اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے اور حضرت ابن عباس کی روایت ہے کہ جو شخص جمعہ کی رات یا دن میں حٰم الدخان پڑھتا ہے اُس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ (طبرانی) ابن مردویہ نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھے گا اُس کو ایک ایسا نور دیا جائے گا جو اُس کے قدموں کے نیچے سے لے کر آسمان کی بلندی تک روشنی کر دیگا اور یہ نور اُس کے لیے قیامت تک روشن رکھا جائے گا۔ اور اُس کے ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کیے جانے والے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (اللمعہ فی خصائص الجمعہ للسیوطی، ابن کثیر)۔

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں جو آدمی جمعہ کا روزہ رکھنا چاہتا ہے تو وہ اس کے ساتھ ایک دن پہلے یا بعد کا روزہ بھی ملا کر رکھے، اکیلا جمعہ کا روزہ نہ رکھے، بلکہ جمعرات اور جمعہ یا جمعہ اور ہفتہ کا روزہ رکھا جائے۔ (بخاری اور مسلم)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کی نماز مساکین کا حج ہے (ابن زنجویہ) یعنی جمعہ کی نماز کا ثواب اس قدر ہے کہ مساکین کے لیے حج کے ثواب کے برابر ہے۔

خطبۂ جمعہ حضرت جابر بن سمرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے اور درمیان میں بیٹھتے تھے۔

امام شافعیؒ کے مطابق دو خطبے ضروری ہیں۔ امام احمدؒ، امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ایک خطبہ بھی درست ہے یا کافی ہو سکتا ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا فرض ہے۔ جب کہ جمہور علماء اس کو سنّت کہتے ہیں۔ دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنے کے وقت حضورؐ سے دونوں ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا ثابت نہیں۔ صرف ایک مرتبہ قحط اور بارش کی بندش کی صورت کی صورت میں آپ نے ایک ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی تھی۔ اس کا ذکر حضرت انسؓ بن مالک کی روایت میں ہے جو کہ بخاری میں ہے۔

قبولیتِ دُعا کی گھڑی ابوداؤد اور نسائی میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا یہ دن تمہارے سب دنوں

سے افضل ہے۔ اس دن مجھ پر درود بھیجا کرو۔ یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اگر مسلمان اس میں دعائے خیر کرے تو یہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ یہ ساعت اور گھڑی جمعہ میں کس وقت ہوتی ہے؟ اس کا تعین لیلۃ القدر کی طرح مشکل ہے۔

امام بیہقی نے لکھا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ القدر کی طرح اس ساعت کو بھی جانتے تھے۔ پھر جس طرح شبِ قدر کی تعیین آپ کو بھلا دی گئی اُسی طرح اس ساعت کی تعیین بھی اللہ کی طرف سے بھلا دی گئی۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کی ایک روایت بھی اس کی تائید میں ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں ساعتِ جمعہ کے متعلق چالیس سے زیادہ اقوال نقل کیے ہیں۔ آپ نے ان میں سے مسلم کی روایت کردہ اس حدیث کو ترجیح دی ہے کہ ساعتِ جمعہ سے وہ ساعت مراد ہے جو خطبہ کے لیے امام کے برآمد ہونے سے لے کر نماز کے ختم ہونے تک ہے۔ اکثر علماء نے حضرت عبداللہؓ بن سلام کے حوالہ سے حضرت ابو ہریرہؓ کی اس روایت کو اختیار کیا ہے کہ یہ یومِ جمعہ کی آخری ساعت ہے۔ امام نسائی نے حضرت جابرؓ کی روایت کو بیان کیا ہے کہ اس کو عصر کے بعد دن کے آخری وقت میں تلاش کرو۔ بعض نے کہا اس سے وہ وقت مراد ہے کہ جب امام دونوں خطبوں کے درمیان توقف کرکے بیٹھتا ہے۔

بعض علماء نے اس کی تطبیق اس طرح کی ہے کہ جس جگہ جمعہ کی نماز نہیں پڑھی جاتی وہاں یہ ساعت جمعہ کی آخری ساعت ہوتی ہے۔ لیکن جہاں جمعہ کی نماز پڑھی جاتی ہے وہاں کے لوگوں کے لیے یہ ساعتِ مقبولیت نمازِ جمعہ کے دوران کی ساعت ہوگی۔ امام مسلم نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی روایت بیان کی ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود سنا ہے کہ حضورؐ ساعتِ مقبولیت کے متعلق فرما رہے تھے کہ وہ ساعت امام کے منبر پر بیٹھنے اور نماز کے ختم ہونے کے درمیان ہے۔

(باقی)